يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیئے گئے البقرۃ۔183

رمضان المبارک

ماہ رمضان کو نہایت مؤثر انداز میں گزارنے کیلئے چند اہم عملی طریقے

- استقبال رمضان المبارک
- رمضان المبارک کی اہمیت
- روزے کا حاصل
- روزے کا قرآن مجید سے تعلق
- آخری عشرہ
- عید و رمضان کے بعد کا عمل

مُرتّب
محمد عمر خان

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

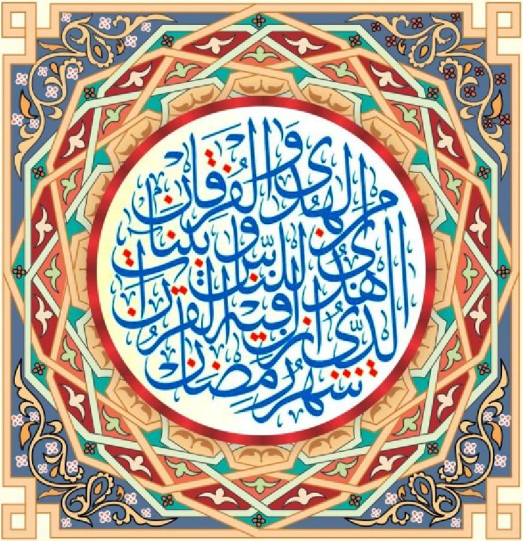

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (2 البقرة 185)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	رمضان المبارک
مرتب	محمد عمر خان Muhammad Umar Khan
کمپوزنگ	عرفان اسلم — Designing & Setting BABAR JAFAR
بائنڈنگ	ایوب فاروق بک بائنڈرز بوہڑ گیٹ ملتان
تعداد اشاعت	1000 — ایڈیشن اول — اپریل 2015ء

ملنے کا پتہ

حیّ علی الفلاح محمد عمر خان

0300 - 0322 6366221
0310 - 0347
0334-6066221

061-4586619
061-4588801

پرانی غلہ منڈی گلی بن لوہاراں، بوہڑ گیٹ ملتان

mukmultan@gmail.com
www.facebook.com/umarkhan061

سند

اس کتاب میں درج ہر لفظ کو میں نے حرف بحرف پورے غور و خوض اور نظر عمیق سے دیکھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس میں کتابت اعراب، صحت لفظی اور خوشخطی کو بطریق احسن ملحوظ رکھا گیا ہے اور ممکنہ حد تک مکمل مسودہ ہر قسم کی اغلاط سے مبرأ ہے

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

پروفیسر ریاض الرحمٰن (ایم اے۔ عربی) (ریٹائرڈ) زکریا یونیورسٹی۔ ملتان

زاہد محمود (معلم العلوم العربیہ جامعہ قاسم العلوم۔ ملتان)

محمد زبیر شیخ فاضل جامعہ محمدیہ ملتان

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	اظہار تشکر	5
2	(حصہ اوّل) استقبال رمضان	7
3	رمضان سے قبل کے اعمال	10
4	(حصہ دوم) رمضان المبارک کی اہمیت	17
5	رمضان المبارک میں عمرہ حج کے برابر	17
6	روزہ اور قرآن مجید کی قیامت میں سفارش	17
7	ایمان اور احتساب کے ساتھ روزے رکھنے کا اجر	18
8	روزے کی برکات	19
9	جنت کا دروازہ ''ریان'' روزے داروں کیلئے	19
10	ماہ رمضان میں شیاطین کا قید کیا جانا	20
11	روزہ، نفع بخش عمل .... روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے	21
12	جہنم سے آزادی .... قبل از وقت افطار کرنے کا عذاب	21
13	رمضان میں صیام اور قیام کا اجر	22
14	روزے دار کی شہید پر فوقیت	22

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
15	روزہ کھلوانے کا اجر	23
16	رمضان المبارک کے تین عشرے	23
17	دکھلاوے کا روزہ شرک ہے .... بے مقصد روزہ	24
18	سحری کا کھانا	25
19	(حصہ سوم) روزے کا حاصل	25
20	روزہ کن کن باتوں کی تربیت دیتا ہے	28
21	نیکی کی عادت ڈلوانے کی تربیت ...... اطاعت وفرمانبرداری	31
22	نفس کو قابو میں رکھنے کی تربیت	39
23	(حصہ چہارم) روزے کا قرآن مجید سے تعلق	43
24	(حصہ پنجم) آخری عشرہ	47
25	(حصہ ششم) عید و رمضان کے بعد کا عمل	50
26	چاند دیکھنے کی دعا ... روزہ کھولنے کی دعا ... روزے کی نیت	55
27	کسی کے ہاں افطاری کے وقت کی دعا	56
28	ملاقات کے وقت کی دعا	56
29	تکبیرات	57
30	مغفرت، رحمت، عذاب قبر اور فتنہ دجال سے حفاظت کی دعائیں	57
31	کتب، کیلنڈرز و دیگر اشیاء کی فہرست	63

اظہار تشکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ ناچیز کو یہ 26 ویں کتاب ''رمضان المبارک'' مرتب کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔

اس سے پہلے ''روزہ اور قرآن مجید'' کے عنوان سے ایک پمفلٹ مرتب کیا گیا تھا۔ جس میں کئی لحاظ سے مواد کی کمی کو محسوس کیا گیا نیز اس کے علاوہ اس عنوان پر نہایت مختصر 8 صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ بھی مرتب کیا ہوا ہے۔ لیکن قارئین کے اصرار پر اب اس موضوع پر ایک تفصیلی پاکٹ سائز رنگین کتاب مرتب کی جا چکی ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں موجود ہے۔

اس کتاب کو 6 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو رمضان کی ابتدا سے لے کر عید الفطر کے بعد تک کے مختلف مضامین کا احاطہ کرتے ہیں۔ نیز رمضان المبارک سے متعلق، مغفرت و رحمت خداوندی کے حصول اور عذاب قبر اور فتنہ دجال سے حفاظت کی دعائیں بھی اس میں شامل کر دی گئی ہیں۔

حسب سابق اس کتاب میں کسی حدیث اور دعا کو بغیر کسی حوالے کے درج نہیں کیا گیا۔ نیز حوالہ جات میں حدیث نمبر بھی درج کر دیا گیا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اَلدَّاعِی اِلَی الْخَیْر
محمد عمر خان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

★ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تمہارے اندر تقویٰ کی صفت پیدا ہو جائے۔ (2۔البقرہ۔183)

لغوی مفہوم رمضان کا لفظ بنا ہے رَمَضَ یَرْمِضُ سے۔ جس کے معنی ہیں جلا دینا، بھسم کر دینا۔ سورج کی سخت تپش وغیرہ۔ (مفردات القرآن: 296)

★ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ اس ماہ میں گناہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں اس مناسبت سے اس ماہ کا نام "رمضان" رکھا ہے (مرقاۃ المفاتیح: 399/6)

★ "روزہ" فارسی زبان کا لفظ ہے۔ عربی میں روزے کو صوم کہتے ہیں۔ صوم کے لفظی معنیٰ "کسی چیز سے رُکے رہنے" کے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت مریمؑ کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ انہوں نے کہا:

اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا **ترجمہ** میں نے رحمان کیلئے (بات چیت سے) رکے رہنے کی نذر مانی ہے۔ (19۔مریم۔26)

★ عربوں کے ہاں ایک خاص گھوڑا ہوتا تھا جس کو وہ صائم کہتے تھے۔ اس گھوڑے کو وہ بھوکا پیاسا رکھ کر جنگ کیلئے تیار کرتے تھے تا کہ اس کے اندر

قوت مدافعت پیدا ہو جائے اور جب جنگ و جدل کا میدان گرم ہو تو اس گھوڑے کی یہ قوت مدافعت کام آئے۔ (مقاییس اللغۃ، ج:3، ص:323)

شریعت میں ''صوم'' سے مراد مخصوص اوقات میں، مخصوص چیزوں سے، مخصوص شرائط کے ساتھ رکے رہنا ہے۔ (فتح الباری لابن حجر:102/4)

اصطلاحی مفہوم صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے کھانے، پینے اور نفسانی خواہشات سے پرہیز کرنیکا نام ''روزہ'' ہے۔

حصہ اول استقبال رمضان المبارک

رمضان المبارک کی آمد نہ صرف ایک مسلمان کیلئے بلکہ امت مسلمہ کے ساتھ ساتھ دنیا کے ہر فرد کیلئے عالمی پیمانے پر خیر و برکت کا باعث ہوتی ہے۔

★ ماہ رمضان بڑی فضیلت واہمیت کا حامل ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے، صبر و برداشت کا مہینہ، فراخئ رزق کا مہینہ، آسودگی و خوشحالی کا مہینہ، ہمدردی و خیر خواہی کا مہینہ، جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا مہینہ اور قرب الٰہی کے حصول کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ تقویٰ، پرہیزگاری، ہمدردی، غم گساری، محبت و الفت، خدمت خلق، راہ خدا میں استقامت، جذبہ حمیت اور جذبہ اتحاد پیدا کرنے کے علاوہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہا لو لگانے کا ہے۔

★ — رمضان المبارک میں قرآن مجید نازل ہوا، روزے فرض ہوئے، جنگ بدر پیش آئی، شب قدر رکھی گئی، فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔ اس کے تینوں عشروں کو مخصوص اہمیت دی گئی، پھر اس ماہ میں زکوٰۃ، انفاق اور فطرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اس ماہ کی حیثیت کے شایانِ شان اس کا استقبال بھی کریں، قبل اس سے کہ رمضان کی آمد آمد ہو، ہم اپنے ظاہر و باطن کو اس کیلئے یکسو کر لیں۔ اس کے استقبال کیلئے ہمیں اپنے اندر ان صفات کو پیدا کرنے کی تیاری کرنا ہو گی جن صفات کی جانب ماہ رمضان ہماری توجہ مبذول کروانا چاہتا ہے۔

★ — رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ رمضان آنے سے پہلے آپ ﷺ رمضان کے استقبال کیلئے لوگوں کے ذہن تیار کرتے تھے تاکہ رمضان کے مہینے سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔ احادیث میں ایسے خطبوں کا تذکرہ آتا ہے جو خاص اِسی مقصد کیلئے آپ ﷺ نے رمضان کی آمد سے پہلے دیئے ہیں۔ خاص طور پر وہ طویل و مفصل خطبہ بہت مشہور ہے جو شعبان کی آخری تاریخ کو آپ ﷺ نے دیا تھا اور جس کے راوی حضرت سلمان فارسیؓ ہیں۔ اس خطبے میں آپ ﷺ نے یہ خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا کہ "تم لوگوں پر جلد ہی ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے"۔ (صحیح ابن خزیمہ: 1887)

نبی اکرم ﷺ نے اس مہینے کی عظمت اور فضیلت کے مختلف پہلو پیش فرمائے۔اس میں روزے کے فیوض و برکات کا ذکر فرمایا اور اس طرح ذہنوں کو تیار کیا کہ اس سنہری موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کیلیئے انسان پورے ذوق وشوق اور یکسوئی کے ساتھ کمر بستہ ہو جائے۔

★— اسلامی مملکت پاکستان کیلیئے بھی یہ مہینہ نہایت اہم ہے۔کیونکہ اس دنیا کی پوری تاریخ میں فتح مکہ کے بعد اگر کوئی ملک صرف کلمہ طیبہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے تو وہ ''پاکستان'' ہے۔ بقایا ممالک نسل، سرحدوں، قومیت، زبان اور فتوحات کی بنیاد پر معرض وجود میں آئے۔ پاکستان کے بننے میں جو خاص بات ہے وہ یہ کہ 14 اگست 1947ء کو 27 رمضان المبارک (1366 ہجری لیلۃ القدر) تھا اور ہم نے اس مبارک مہینے کی اہم تاریخ کو اللہ تعالیٰ سے ایک وعدہ کیا تھا کہ ''اے اللہ! اگر تو ہمیں ایک ملک یا خطہ زمین دے دے تو ہم اس میں تیرے دین کو غالب کرینگے اور پاکستان بنانے کا مقصد طے کیا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اس دھرتی پر کسی الٰہ کا حکم نہیں چلے گا سوائے تیرے۔ لیکن ہم نے وعدہ پورا نہ کیا اور پاکستان (مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان) دو ٹکڑے ہو گیا۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اس ماہِ رمضان میں تجدید عہد کریں اور اپنے سابقہ گناہوں کی معافی

چاہیں اور خود ساختہ تمام الٰہوں کی نفی کریں اور صرف حکومت الٰہیہ کو قائم کرنے کیلئے اپنا تن من دھن لگائیں۔

رمضان سے قبل کے اعمال

مندرجہ ذیل چند اہم نکات اس لیے دیئے جارہے ہیں تا کہ ان کی روشنی میں ہم رمضان سے قبل عمل کرکے تیاری شروع کردیں نیز یہ تمام کام رمضان کے مہینے میں بھی مسلسل کرنے کی ضرورت ہے۔

1 دعا

رمضان سے قبل ہم دل ہی دل میں اور اپنی نمازوں میں چلتے پھرتے اور ہو سکے تو نماز حاجت پڑھ کر دعائیں مانگنا شروع کردیں کہ "اے اللہ! مجھے اس رمضان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما'' اور جب ماہِ رمضان شروع ہو جائے تو چونکہ روزہ کھولنے سے قبل دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ اس لئے تمام ساتھی ایک کاغذ پر پہلے سے مندرجہ ذیل ترتیب کے مطابق دعائیں لکھ لیں اور روزہ کھولتے وقت سب کی مغفرت، درجات کی بلندی، صراط مستقیم پر چلنے کیلئے دعائیں کریں۔

★ — سب سے پہلے اپنی ذات کے متعلق ہر طرح کی دعا۔۔۔ پھر والدین

کیلئے۔۔۔ پھر اہل خانہ کیلئے۔۔۔ پھر عزیز واقارب کیلئے۔۔۔ پھر دوست واحباب کیلئے۔۔۔ پھر تمام بیماروں کیلئے۔۔۔ پھر فوت ہوجانے والے تمام افراد کیلئے۔۔۔ پھر تمام مسلمین ومسلمات، مومنین ومومنات کیلئے۔۔۔ پھر پاکستان کی سلامتی کیلئے، دین کو قائم کرنے اور خود اس پر قائم رہنے کیلئے۔

★— اس بات کو یاد رکھتے ہوئے دعا کیجئے گا کہ حضرت جبرائیلؑ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: "اس آدمی کیلئے ہلاکت ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی حاصل نہ کر سکا اور آپ ﷺ نے اس کے جواب میں "آمین" کہی۔" (حاکم: 7256)

★— اعتکاف میں تو مندرجہ بالا دعاؤں کا بہت ہی اہتمام رکھئے گا۔

2 خریداری کی تکمیل

رمضان اور عید کی خریداری کے حوالے سے جتنے کام پہلے ممکن ہیں کر ڈالیے ورنہ ہوتا یہ ہے کہ ماہ رمضان کے آخری عشرے کی اکثر راتیں، حتیٰ کہ شب قدر اور چاند رات جیسی قیمتی راتیں عید کی خریداری میں ضائع ہوجاتی ہیں۔ اگر مجبوراً رمضان کے دوران بازار جانا پڑ ہی جائے تو کوشش کریں کہ کم از کم وقت لگے اور زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت میں صرف ہو۔

3 گناہوں کے اسباب سے دوری

وہ تمام محفلیں، دوست واحباب مِن جملہ وہ تمام اسباب جو انسان کو گمراہ کرنیکا باعث بنتے ہیں خصوصاً جو آپ کی اخلاقی وروحانی اور عملی کمزوریاں ہیں ان سے دور رہنے کی ابھی سے کوشش شروع کردیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا ہی نہ چھوڑا تو اللہ کو اس بات کی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔'' (بخاری: 1903)

★— ہم اس بات کا ارادہ ابھی سے کرلیں کہ ہم اپنی زبان پر قابو رکھیں گے، زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں گے۔ غیبت، چغلی، بدکلامی وغیرہ سے اپنی زبان کو محفوظ رکھیں گے اور اگر کوئی ہمارے ساتھ سخت کلامی کرے گا یا لڑنے جھگڑنے پر آمادہ ہوگا تو رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کے مطابق ہم اس سے یہ کہہ الگ ہوجائیں گے کہ ''میں تو روزے سے ہوں''۔

4 تراویح کیلئے مسجد کا انتخاب

ہمارے ہاں عام طور پر تراویح کیلئے اُن مساجد کا انتخاب کیا جاتا ہے جہاں پر تیز تیز قرآن پڑھ کر نماز تراویح کو کم سے کم وقت میں ادا کرنے کی

کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ ہم اپنے دنیاوی کام کاج نہایت احسن طریقے سے اطمینان اور سکون کے ساتھ مکمل کرتے ہیں۔ تو آخر ہم اپنی نمازوں میں جلد بازی کیوں کرتے ہیں لہٰذا اس رمضان المبارک میں پہلے سے ایسی مسجد تلاش کریں جہاں بڑے اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کے صاف الفاظ میں قرآن مجید کی تلاوت تراویح میں کی جاتی ہو اور اگر کسی ایسی مسجد کا انتخاب کرلیں جہاں تراویح کے بعد تراویح میں پڑھے جانیوالے قرآن مجید کی تشریح بھی پیش کی جاتی ہو تو یہ ایمان میں مزید تجدید و افزائش کا باعث ہوگی۔ بلکہ ہمیں اپنے محلے کی مسجد کے لوگوں میں مناسب طریقے سے یہ بات باور کرانی چاہیئے کہ امام صاحب تراویح میں قرآن مجید کو آرام سے پڑھیں تا کہ نمازیوں کو قرآن مجید کے الفاظ سمجھ آئیں۔

5 حفظِ قرآن اور دعائیں

ہر مسلمان کو قرآن مجید کم از کم اتنا ضرور حفظ کرنا چاہیئے کہ وہ رمضان کی راتوں میں نفل نمازوں میں طویل قیام کر سکے۔ اسی طرح نماز کا ترجمہ، قرآنی و مسنون دعائیں بھی یاد کرنی چاہئیں۔ اس کا پہلے سے اس طرح اہتمام کریں کہ قرآن کی آیات اور دعائیں منتخب کرلیں اور ان کو یاد کرنے کا آغاز اس رمضان المبارک سے کر دیں۔ یہ عمل مسلسل سارا سال رکھیئے گا۔ نیز اس سال رمضان سے قرآن مجید کو ترجمہ اور مختصر تشریح سے پڑھنے کا آغاز بھی کر دیں۔ ان شاء اللہ چند سالوں میں ترجمے سے قرآن مجید مکمل ہو جائے گا۔

6 نیت میں اخلاص

★ — روزہ خالص اجرِ آخرت اور رضائے الٰہی کے حصول کیلئے رکھئے۔ یہ سوچ لیجئے کہ اس رمضان کے بعد آپ نے کبھی کوئی عمل بھی دکھلاوے کا نہیں کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ میری امت شرک اصغر میں مبتلا ہو جائیگی۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ شرک اصغر سے کیا مراد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "ریاکاری" اور فرمایا کہ قیامت والے روز جب لوگوں کو اعمال کا بدلہ دیا جا رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ریاکاروں سے فرمائیگا "جاؤ ان کے پاس جن کیلئے تم نے دنیا میں عمل کئے تھے اور دیکھو کہ اُن سے کوئی جزا ملتی بھی ہے؟" (مسند احمد 23630)

7 نمازوں میں سرگرمی

رمضان سے قبل ہمیں نماز کو اپنے معمولات کا سب سے اہم حصہ بنانا چاہیے۔ مسجد میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کا عزم کیا جائے اور اس بات کا بھی ارادہ کیا جائے کہ آئندہ نہ کوئی نماز فوت ہوگی اور نہ جماعت چھوٹے گی۔ خواتین بھی گھر میں نماز وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ نوافل کا اہتمام بھی شروع کر دیجئے۔ مثلاً اشراق، چاشت، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، شکرانے کے نوافل، ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کے دو نفل، صلوٰۃ التوبہ، صلوٰۃ الحاجات اور تہجد۔

8 انفاق فی سبیل اللہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کیساتھ بھلائی کرنے میں بہت سخی تھے لیکن رمضان میں جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ آپ کی سخاوت تیز ہواؤں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔ (بخاری:6، مسلم:2308)

9 اہم اوقات کا خیال رکھنا

مرد اور خواتین دونوں ارادہ کریں کہ سحری کیلئے اپنے مقرر کردہ وقت سے کم از کم 15 منٹ پہلے اٹھ کر نماز تہجد ادا کریں گے کیونکہ یہ وقت قبولیت دعا کا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سب سے زیادہ انہی اوقات میں متوجہ ہوتی ہے۔

تہجد کی تفصیل آگے حصہ سوم میں آئے گی

اسی طرح افطار سے دس پندرہ منٹ قبل (خصوصاً خواتین) کوشش کر کے کام کاج سے فارغ ہوں اور اس قیمتی وقت سے بھی دعاؤں کے ذریعہ بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''افطار کے وقت روزے دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔'' (سنن ابن ماجہ:1753)

10 سالانہ منصوبہ بندی کیجئے

رمضان احتساب اور تزکیہ کا مہینہ ہے۔ اس رمضان اور آئندہ رمضان کے دوران ہم نے کیا حاصل کرنا ہے اور کیا کیا ترجیحات ہیں، کتنا دین کا علم حاصل کرنا ہے اور آگے پھیلانا ہے، کون سی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنی ہیں اور کون سی برائیاں چھوڑنی ہیں، بچوں کی تربیت اور تعلیم کے سلسلے میں کن خاص مقاصد کو حاصل کرنا ہے، ان تمام امور کی منصوبہ بندی کیجئے۔ اس بابرکت مہینہ میں جو بھی منصوبہ بنایا جائے گا اس میں اللہ کی رحمت شامل ہوگی۔ (ان شاءاللہ)

مزید تشریح آگے حصہ سوم میں آئے گی

11 حرام کاموں سے اجتناب

ہم اپنی مکمل زندگی میں حلال روزی حاصل کرنے کا ارادہ کرلیں۔ حرام کے قریب نہ پھٹکیں۔ سود، دھوکا، فریب اور حرام کردہ چیزوں سے قطعی اجتناب کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق حرام روزی کے ساتھ کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

12 حقوق العباد کی ادائیگی

اگر ہمارے ذمے کسی کا کوئی مالی حق ہے یا کسی کا کوئی حق ہم نے دبا

رکھا ہے یا کسی پر کوئی زیادتی کی ہے یا کسی کا ہم پر کوئی فرض یا قرضہ ہے تو اولین فرصت میں رمضان سے قبل صاحبِ حق کا حق ادا کر دیں اور اگر ادا کرنے کی حیثیت میں نہ ہوں تو اس سے مل کر معاملہ ضرور صاف کر لیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنا حق تو معاف کر سکتا ہے لیکن بندے کا حق اسی وقت معاف کرتا ہے جب بندہ خود معاف کر دے۔

حصہ دوم رمضان کی فضیلت و اہمیت (احادیث کی روشنی میں)

رمضان المبارک میں عمرہ حج کے برابر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے فرمایا "جب رمضان المبارک آئے تو اس میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔

(بخاری:1782، مسلم:1256)

روزہ اور قرآن مجید کی قیامت میں سفارش

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ "روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کیلئے سفارش کرینگے۔"

یَقُوْلُ الصِّیَامُ روزہ کہے گا

أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ

اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روکے رکھا، لہٰذا اسکے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔

وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ

قرآن کہے گا "اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات میں (قیام کی خاطر) سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔" قَالَ: "فَيُشَفَّعَانِ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔"

(مسند احمد: 6626۔ طبرانی: 88)

ایمان اور احتساب کیساتھ روزے رکھنے کا اجر

"احتساب" کا مطلب ہے گزرے ہوئے وقت کا جائزہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ روزے رکھے تو اس کے سارے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری: 38، مسلم: 760)

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اور جس نے رات کو ایمان واحتساب کیساتھ (یعنی قرآن کیساتھ) قیام کیا اسکے گزشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔" (بخاری: 2009۔ مسلم: 759)

روزے کی برکات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ (آگ سے) ڈھال ہے، لہٰذا جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو اس روز وہ فحش گوئی نہ کرے اور بیہودہ کلامی نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی کرے تو روزہ دار کو صرف اتنا کہنا چاہئے ''میں روزہ دار ہوں۔'' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے وہ فرحت حاصل کرے گا 1 جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے 2 جب وہ اپنے رب سے ملے گا (اور روزے کے بدلے میں اپنے رب سے انعام پائے گا)، تو خوش ہوگا۔'' (مسلم: 1151)

جنت کا دروازہ ''ریان'' روزے داروں کیلئے

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ''ریان'' ہے جس سے قیامت کے

دن صرف روزہ دار گزریں گے۔ ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی دوسرا نہیں گزرے گا۔" (بخاری: 1896، مسلم: 1152)

ماہ رمضان میں شیاطین کا قید کیا جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔" (بخاری: 1899، مسلم: 1079)

★— حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رمضان کی پہلی رات ہی شیاطین اور سرکش جن باندھ دیئے جاتے ہیں، جہنم کے سارے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا اور جنت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی بند نہیں رہنے دیا جاتا اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے۔ "اے بھلائی کے چاہنے والے! آگے بڑھ (اور دیر نہ کر) اے شر کے چاہنے والے! رک جا" اور (رمضان کی) ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں (ابن ماجہ: 1642۔ ترمذی: 682)

★— حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ہر روز افطار کے وقت لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔" (ابن ماجہ: 1643)

روزہ، نفع بخش عمل

حضرت ابوامامہ باہلیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے جو مجھے نفع دے تو آپ ﷺ نے فرمایا "روزے رکھا کرو، اسکی مثل کوئی چیز نہیں"۔ (سنن نسائی: 2223)

جہنم سے آزادی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک میں) ہر دن اور ہر رات بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ہر دن اور رات ہر مسلمان کی ایک دعا قبول کرتا ہے"۔ (مسند احمد: 7450)

روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں اپنی اولاد کیلئے والد کی دعا، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا"۔ (صحیح الجامع الصغیر: 3032)

قبل از وقت افطار کرنے کا عذاب

حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں

نے کہا ''اس پر چڑھیں۔'' میں نے کہا ''میں نہیں چڑھ سکتا۔'' انہوں نے کہا ''ہم آپ کیلئے سہولت پیدا کر دیں گے۔'' پس میں چڑھ گیا حتیٰ کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا ''یہ آوازیں کیسی ہیں؟'' انہوں نے بتایا ''یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔'' پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ کو چیرا گیا تھا جس سے خون بہہ رہا تھا میں نے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔'' (ابن خزیمہ: 1986 - ابن حبان: 7491)

رمضان میں روزے اور قیام کا اجر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رمضان میں روزہ رکھنے اور قیام کرنے والا قیامت کے دن صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔'' (ابن خزیمہ: 2212)

روزے دار کی شہید پر فوقیت

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو آدمی ایک ساتھ ایمان لائے۔ ایک شہید ہو گیا دوسرا ایک سال بعد طبعی طور پر فوت ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ شہید ہونے والا شخص بعد میں جنت میں داخل ہوا اور طبعی

موت والا شخص پہلے جنت میں داخل ہوا۔ حضرت طلحہؓ نے اس خواب کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال بعد طبعی طور پر فوت ہونے والا شخص جنت میں اس لئے پہلے داخل ہوا کہ اُس کی زندگی میں نمازیں اور رمضان کا مہینہ آیا تھا۔ (مسند احمد: 8399)

روزہ کھلوانے کا اجر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے روزے دار کو روزہ افطار کرایا اُسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کیلئے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔ (ترمذی: 807)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزہ کھلوانے کا ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی سے، ایک کھجور سے یا ایک گھونٹ پانی سے ہی کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروائے گا اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے تو اسکو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کریگا جسکے بعد اسکو کبھی پیاس ہی نہ لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔ (شعب الایمان: 3336)

رمضان المبارک کے 3 عشرے

اس مبارک ماہ کا ابتدائی حصہ ''رحمت'' اور درمیانی حصہ ''مغفرت'' اور

آخری حصہ ''جہنم سے رہائی'' ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو اس ماہ میں اپنے غلام (ملازم) کے کام میں کمی کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو جہنم سے رہائی اور آزادی دے دے گا۔'' (شعب الایمان للبیہقی:3336)

بے مقصد روزہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزوں سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی راتوں کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے ایسے ہیں جنہیں اپنی اس عبادت سے رات کی نیند کی محرومی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔'' (دارمی:2762)

دکھلاوے کا روزہ شرک ہے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ

ترجمہ: جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھلاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلاوے کیلئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد:17140)

سحری کا کھانا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سحری کا کھانا باعث برکت ہے اس لئے اسے نہ چھوڑو، چاہے کوئی ایک گھونٹ ہی پانی پی لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' (مسند احمد: 11088)

★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی آدمی (فجر کی) اذان سنے اور کھانے پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔'' (ابو داؤد: 2350)

حصہ سوم روزے کا حاصل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں روزے کا مقصد بیان فرمایا

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔۔۔تاکہ تمہارے اندر تقویٰ کی صفت پیدا کی جا سکے۔

تقویٰ کیا ہے؟

تقویٰ یہ ہے کہ آدمی تمام حرام چیزوں سے نہ صرف اجتناب کرے بلکہ اُن کی سرحد کے قریب بھی نہ جائے اور جائز و حلال چیزوں کو نہ صرف اختیار کرے بلکہ ان کا حریص بھی ہو۔ اللہ کی عبادت، اطاعت اور فرمانبرداری

میں اسے لذت محسوس ہو، اور اللہ کی نافرمانی اور منکرات سے اس کے اندر کا انسان بیزار اور متنفر ہو۔ یہ کیفیت اور یہ ایمان پیدا کرنے میں روزہ اتنا مؤثر اور کامیاب عمل ہے کہ کوئی بھی دوسری عبادت اس کا نعم البدل نہیں بن سکتی۔

★ — **تقویٰ** کی بہترین تعریف حضرت ابی بن کعبؓ نے حضرت عمرؓ کے تقویٰ کی تعریف پوچھنے پر بیان کی کہ ''اے امیر المومنین آپؓ کبھی کسی ایسے راستے سے گزرے ہیں جسکے دونوں طرف خاردار جھاڑیاں ہوں اور راستہ تنگ ہو۔'' حضرت عمرؓ نے فرمایا ''کئی بار''۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے پوچھا ''تو ایسے موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟''۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ''میں اپنے دامن کو کانٹوں سے اسطرح بچاتا ہوا چلتا ہوں کہ میرے دامن میں کانٹے الجھ نہ جائیں'' حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ''بس اسی کا نام تقویٰ ہے'' (تفسیر قرطبی، ج:1،ص:161)

نوٹ یعنی زندگی کا یہ راستہ جس پر انسان سفر کر رہا ہے، اسکے دونوں طرف افراط تفریط، خواہشات، میلاناتِ نفس، وساوس، ترغیبات، گمراہیاں، نافرمانیاں یہ سب خاردار جھاڑیوں کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ اس راستے پر ان تمام گناہوں کے کانٹوں سے اپنے ایمان کے دامن کو بچاتے ہوئے چلنا اور اطاعت حق کی راہ سے ہٹ کر بداندیشی و بدکرداری کی جھاڑیوں میں نہ الجھنا، اسی کا نام تقویٰ ہے اور اسی تقویٰ کو پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کئے ہیں۔

★— رسول اللہ ﷺ نے اپنے دل کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا کہ "اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا" تقویٰ یہاں پر ہے۔ (مسلم: 2564)

★— سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ ہمیں **360** گھنٹے بھوکا پیاسا رکھنے کی عادت کیوں ڈلوا رہا ہے اور انسان کو کیا تربیت دینا مقصود ہے؟

★— دراصل اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے جسمانی طاقت کا ایک نظام رکھا ہے کہ انسان کو جب بھوک لگتی ہے تو وہ کمزوری محسوس کرتا ہے۔ وہ کھانا کھاتا ہے تو کچھ دیر کیلئے اپنے جسم کے اندر طاقت پیدا کر لیتا ہے۔

یہ تھا جسمانی طاقت کا نظام۔ اس مثال کو سامنے رکھ کر دیکھئے کہ روحانی نظام کی طاقت کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے کچھ نظام رکھے ہیں۔ مثلاً ایک دن کی روحانی تربیت کیلئے **5** وقت کی نمازیں فرض کی ہیں کہ جونہی انسان دنیا میں گم ہو کر گنہگار ہوتا ہے تو وہ پھر مسجد میں اپنے رب کے حضور جھک کر مغفرت کروا لیتا ہے۔۔۔۔ اسی طرح ایک ہفتہ کی روحانی تربیت کا انتظام اس طرح ہے کہ ہفتہ میں ایک بار جمعہ کے دن مسجد میں بلا کر وعظ نصیحت کر کے ایسی تربیت دیدی جاتی ہے کہ ایک ہفتہ اس وعظ نصیحت کے اثرات باقی رہتے ہیں۔۔۔۔ بالکل اسی طرح ایک سال کی تربیت کا انتظام ایک ماہ کے روزے رکھوا کر کیا گیا ہے تا کہ باقی **11** ماہ اس کے اثرات باقی رہیں۔

روزہ کن کن باتوں کی تربیت دیتا ہے

یوں تو اللہ تعالیٰ نے اس ماہ میں ہماری تربیت کیلیئے بے پناہ مواقع رکھے ہیں لیکن ہم ان میں سے چند نکات مختلف عنوانات کے تحت درج کر رہے ہیں

1 اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے

انسان یہی سوچ کر ہمیشہ غلطی کرتا ہے کہ وہ اکیلا ہے، اس کو نہ تو کوئی دیکھ رہا ہے، نہ کوئی سن رہا ہے۔ اس ماہ رمضان میں سب سے پہلی تربیت جو ہمیں دی جاتی ہے وہ یہ کہ ہم اندھیرے میں ہوں، اُجالے میں ہوں، اکیلے ہوں، اجتماعی کیفیت میں ہوں، ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو کبھی بھی کچھ نہیں کھاتے پیتے حتیٰ کہ ہم کوئی غلط یا فحش بات سوچتے بھی نہیں کہ روزہ ہے اور اللہ تعالیٰ لکھ لے گا۔ یہاں تک کہ چھوٹا سا بچہ بھی روزہ رکھ کر تنہائی میں کچھ کھاتا پیتا نہیں ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ایک ماہ تربیت پانے کے بعد باقی 11 مہینوں میں کوئی بھی گناہ کرتے ہوئے ہمارے ذہن میں یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ جو ذات رمضان میں ہمیں ہر وقت دیکھ رہی تھی وہی ذات اب بھی ہمیں مسلسل دیکھ رہی ہے۔ یہاں تک کہ ہم کسی سے گفتگو کے دوران غلط وعدہ کر رہے ہوتے

ہیں تو یہ بھول جاتے ہیں کہ میری نیت سے اس وقت اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔اس کی بہترین تشریح قرآن مجید کی مندرجہ ذیل یہ آیت کرتی ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ مَا يَكُوۡنُ مِنۡ نَّجۡوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ وَلَا خَمۡسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ وَلَاۤ اَدۡنٰى مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمۡ اَيۡنَ مَا كَانُوۡا‌ ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ‏ ۝7

ترجمہ کیا تم کو خبر نہیں ہے کہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا اللہ کو علم ہے؟ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا اللہ نہ ہو، یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چھٹا اللہ نہ ہو، خفیہ بات کرنے والے خواہ اس سے کم ہوں یا زیادہ، وہ جہاں کہیں بھی ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر قیامت کے روز وہ اُن کو بتا دے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (58۔المجادلہ۔7)

2 روزہ کا گواہ صرف اللہ تعالیٰ ہے

روزہ وہ عمل ہے جس کا گواہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز دین کا ستون ہے مگر انسان جب بھی جماعت سے پڑھے یا تنہائی میں، حتیٰ کہ چار دیواری میں ادا کی جانے والی نماز بھی دوسروں کی نظر سے اوجھل نہیں ہو سکتی۔ حج تو

پوری دنیا کے مسلمانوں کا ایک اجتماع ہے۔اسی طرح اگر زکوٰۃ بھی مکمل خفیہ طور پر دی جائے تب بھی کم از کم وصول کرنے والا شخص اس راز میں شریک ہو ہی جاتا ہے۔لیکن صرف روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا گواہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔اگر ایک شخص سب کے ساتھ سحری کرے اور سب کے ساتھ افطار کرے تب بھی تنہائی میں اس کے کھانے پینے سے بچے رہنے کا صرف اللہ تعالیٰ گواہ ہوتا ہے۔اگر ایک شخص دنیا کو دھوکا دینے کیلئے روزے کے تمام اجتماعی آداب کا احترام کرے لیکن تنہائی میں کھا پی لے تو دنیا کی کوئی آنکھ اس کے روزے پر شک نہیں کرے گی۔اس لئے ایک مسلمان جب بھی روزہ رکھے گا تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے رکھے گا، انسانوں کیلئے نہیں۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس روزے کا اجر خود دینے کا وعدہ فرمایا ہے کہ **اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ** یعنی ''روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔'' (بخاری: 7492)

حاصل اس ایک ماہ کی تربیت کا حاصل یہ ہوا کہ یہ بات ہمارے ذہن میں پختہ ہو جائے کہ صرف روزے میں ہی نہیں بلکہ کسی بھی وقت ہم تنہا نہیں ہیں اور باقی 11 مہینوں میں جب بھی کوئی بات سوچیں، بولیں یا عمل کریں تو اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر سوچ اور ہر حرکت کا ریکارڈ محفوظ کر رہا ہے اور دیکھ اور سن بھی رہا ہے اور گواہ بھی ہے۔

3 نیکی کی عادت ڈلوانے کی تربیت

ماہ رمضان میں نوافل کا درجہ فرائض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔فرائض کا درجہ بڑھا کر 70 گنا کر دیا جاتا ہے۔جیسا کہ دنیا میں بھی ایک دنیا دار کو کامیابی اور زیادہ اجر دکھا کر شوق دلایا جاتا ہے اور انسان اُس فائدے کو دیکھتے ہوئے بڑے بڑے کام کر جاتا ہے۔اس طرح ہر نیکی کو کئی درجے بڑھا کر اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ انسان کے اندر عمل کا ایک شوق، ذوق اور جذبہ پیدا ہو۔

حاصل ہمیں باقی 11 مہینے بھی اسی جذبہ اور شوق سے بڑھ چڑھ کر نیکی کرنی چاہئے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَسَارِعُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ ''اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف'' (3۔آل عمران۔133)

سَابِقُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ ''سبقت لے جاؤ اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف'' (57۔الحدید۔21) یعنی جو لوگ نیکی کا کام پہلے سے کر رہے ہیں ان سے آگے بڑھنے اور سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے ''مغفرت'' اور ''جنت'' کا وعدہ فرمایا ہے۔

4 اطاعت وفرمانبرداری

اس ماہ میں خاص تربیت یہ دی جاتی ہے کہ جو چیزیں ہمارے لئے حلال

تھیں وہ ایک خاص وقت کیلئے ناجائز اور حرام کردی جاتی ہیں اور ہم ان کھانے پینے کی چیزوں سے صبح سے شام تک اس لئے رکے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری مدِنظر ہوتی ہے۔

★— اب بھلا یہ سوچئے کہ اگر ہم نے اس ماہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری میں کچھ وقت کیلئے جائز اور حلال چیزوں کو ناجائز کرلیا تو کیا اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کو مستقلاً ناجائز اور حرام قرار دے رکھا ہے وہ کیوں ہم سارا سال کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً کیا اللہ تعالیٰ نے سود، جھوٹ، رشوت، گالی گلوچ غیبت، کم تولنا، فحش حرکات، ظلم، زیادتی، تنگ دلی، بخل، فضول خرچی، ریاکاری، عیب جوئی، بدکلامی، بدمزاجی، جوا، قماربازی، تہمت طرازی، چوری، شراب نوشی، گانا بجانا، خیانت، چغل خوری، بغض، کینہ، حسد، تکبر، طمع، غصہ، بدگمانی، بہتان، تجسّس، قتل، اغوا، دل آزاری، زناء اور بدکاری جیسی خرافات حرام نہیں کیں۔ کیا ان تمام گناہوں کے عذاب کے متعلق قرآن و حدیث میں واضح احکامات نہیں دے دیئے گئے؟ کیا روزہ ہمیں اس بات کی تربیت نہیں دے کرجاتا کہ یہ سب کام ناجائز اور حرام ہیں اور ہمیں ان سب سے دور رہ کر زندگی گزارنی ہے۔ ان تمام گناہوں سے اپنے ایمان کے دامن کو بچانے کا نام ہی ''تقویٰ'' ہے جو روزے سے حاصل ہوتا ہے۔

★— دوسری بات یہ کہ کیا اگر کوئی شخص ہمیں زبردستی روزہ تڑوانا چاہے تو کیا ہم پوری قوت سے اس کا مقابلہ نہیں کرتے؟ اور روزہ نہیں توڑتے اور ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ یہ شخص ہمیں ایک گناہ کا کام کرنے کی ترغیب دے رہا ہے اور اس سے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی ہوجائیگی۔ تو کیا بقایا 11 ماہ میں لوگ ہمیں برائی کی طرف نہیں اکساتے۔۔۔ یا کسی نیکی سے جب دور کرتے ہیں تو کیا ہم فوراً نیکی کے راستے سے ہٹنے پر تیار نہیں ہوجاتے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ (المعجم الکبیر للطبرانی: 381)

ترجمہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

حاصل اس تربیت کا حاصل یہ ہے کہ ہم باقی 11 ماہ بھی ہر اُن ناجائز اور حرام چیزوں پر عمل کرنا چھوڑ دیں جن کو مستقلاً حرام کیا ہے اور اگر کوئی شخص ہمیں ناجائز کام کرنے پر اکسائے تو جو روزے سے تربیت حاصل کی اسکا تقاضا یہ ہے کہ ہمیں نہ صرف فوراً منع کر دینا ہوگا بلکہ اس برائی کا مقابلہ بھی کرنا ہوگا۔

★— آپ جب کسی شخص کے پاس امانت رکھواتے ہیں تو گویا اس کی ایمانداری کی آزمائش کرتے ہیں۔ اگر وہ اس آزمائش میں پورا اترے اور امانت میں خیانت نہ کرے تو اس کے اندر امانتوں کا بوجھ سنبھالنے کی اور زیادہ طاقت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ زیادہ امین بنتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ

بھی مسلسل ایک مہینے تک روزانہ 14-12 گھنٹے تک آپ کے ایمان کو کڑی آزمائش میں ڈالتا ہے۔اور جب اس آزمائش میں آپ پورے اترتے ہیں تو آپ کے اندر مزید قابلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ باقی گیارہ ماہ بھی اللہ سے ڈر کر دوسرے گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

★— روزے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مومن ایک لمبی مدت تک شریعت کے احکام کی لگاتار اطاعت کرتا ہے۔نماز کی مدت ایک وقت میں چند منٹ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت سال بھر میں صرف ایک دفعہ آتا ہے جو کہ چند منٹوں میں گزر جاتا ہے۔ وہ بھی سب کیلئے نہیں صرف اس کے لئے جو صاحبِ نصاب ہو۔ حج میں بے شک لمبی مدت ہوتی ہے مگر پوری زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ وہ بھی سب کیلئے نہیں اگر کوئی صاحبِ استطاعت ہو تو۔ ان سب کے برخلاف روزہ ہر سال پورے ایک مہینے تک شب و روز شریعتِ محمدی ﷺ کے اتباع کی مشق کراتا ہے۔ جس کے اثرات ہماری پوری زندگی میں برقرار رہتے ہیں۔

5 تہجد میں اٹھنے کی عادت

مسلمان کو جو اس ماہ میں تربیت دی جاتی ہے وہ یہ کہ ہمیں اس وقت اٹھا دیا جاتا ہے جب سب سے زیادہ میٹھی نیند آ رہی ہوتی ہے۔ یعنی تہجد کے وقت۔ ایک

طرح سے ہمیں تہجد پڑھنے کی عادت ڈلوائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر تہجد میں اٹھنے والوں کی تعریف فرمائی ہے مثلاً

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا

ترجمہ اپنے رب کا نام صبح شام یاد کرو، رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز رہو اور رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کرتے رہو۔ (76۔الدھر 26-25)

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

ترجمہ ’’(وہ لوگ) راتوں کو کم ہی سوتے تھے اور رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے۔‘‘ (51۔الذاریات۔ 18-17)

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

ترجمہ (اللہ تعالیٰ نے عبادالرحمٰن کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا) جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں، جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے، اس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے، وہ تو بڑا ہی برا مستقر اور مقام ہے۔ (25۔الفرقان 66-64)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا

ترجمہ ’’ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں۔‘‘ (32۔السجدہ۔ 16)

★ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا مالک اور اللہ تعالیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے ''کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کو عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے، میں اس کو بخش دوں۔''

(بخاری: 1145۔ مسلم: 758)

★ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو بھی مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ بھلائی ضرور عطا فرماتے ہیں اور یہ گھڑی پوری رات میں کسی بھی لمحے ہوسکتی ہے۔

(مسلم: 757)

★ حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جنت میں بالا خانے ہیں (جو ایسے شفاف، لطیف اور نورانی ہیں کہ) ان سے باہر کی چیزیں اندر دکھائی دیتی ہیں اور اندر کی چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے 1 جو نرم گفتگو کرے، 2 کھانا کھلائے اور کثرت سے روزے رکھے 3 اس وقت نماز (نمازِ تہجد) پڑھے جب لوگ (میٹھی) نیند سو رہے ہوں (ترمذی: 1984)

تہجد کی مزید تفصیل جانے کیلئے راقم کی مرتب کردہ کتاب ''تہجد کی فضیلت'' کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے جس میں تہجد کی فضیلت کے متعلق قرآنی آیات واحادیث، تہجد کے وقت مانگنے کی، مغفرت کی دعائیں اور تہجد کی نوری دعا شامل ہے

حاصل سوچنے کی بات ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایک ماہ ہمیں صبح تہجد کے وقت اٹھنے کی تربیت دی جارہی ہے۔ لیکن باقی 11 ماہ تہجد کا وقت تو ایک طرف رہا ہم صبح کی نماز بھی باجماعت ادا نہیں کر پاتے بلکہ اکثر قضا یا فوت ہو جاتی ہے۔ اس چیز کا مظاہرہ ماہ رمضان کے اختتام پر ہی عید کی صبح نماز فجر میں کیا جا سکتا ہے کہ نمازیوں کی چند صفیں جو رمضان سے قبل ہوتی تھی وہی رمضان کے بعد دوبارہ ہو جاتی ہیں۔ **کبھی اس بات کا جائزہ لیجئے گا** کہ آپ کے علاقہ کی مسجد میں نماز جمعہ کے وقت کتنی تعداد ہوتی ہے اور اُسی مسجد میں نماز فجر کے وقت نمازیوں کی تعداد کتنی ہوتی ہے۔ حالانکہ ہوسکتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے وقت کئی لوگ اپنے علاقے میں نہ ہوں جبکہ فجر کی نماز کے وقت تو تمام مرد حضرات اپنے اپنے گھروں میں موجود ہوتے ہیں۔ اگر سب کے سب فجر کے وقت مسجد میں آجائیں تو جمعہ کی نماز سے زیادہ رش ہوسکتا ہے جس سے مسجدیں کم ہو جائیں۔ **اس لئے اس رمضان میں یہ ارادہ کریں** کہ جیسا پورے رمضان میں ہم صبح تہجد کے وقت اٹھتے رہے ہیں ویسے ہی باقی

11 مہینوں میں بھی ہم صبح تہجد کی نماز کیلئے کم از کم روزانہ، ہفتے میں یا مہینے میں ایک بار ضرور اٹھیں گے۔ ورنہ نماز فجر تو جماعت کیساتھ (یعنی تکبیر اولیٰ کے ساتھ) ہر صورت ادا ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

★— ہمارا حال اس شخص کی طرح نہ ہو جائے کہ جو خوب اچھی طرح تروتازہ، پاک وحلال وطیب غذا کھائے لیکن کھانے کے بعد خود ہی اپنی انگلی حلق میں ڈال کر تے کر دے۔ جس طرح روٹی سے جسمانی طاقت اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ معدے میں جا کر ہضم نہ ہو جائے اور خون بن کر جسم کی رگ رگ میں نہ پہنچ جائے۔ اسی طرح روزے سے بھی روحانی طاقت اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک آدمی اس روزے کے مقصد کو پوری طرح نہ سمجھ جائے اور اپنے دل ودماغ کے اندر اس کو اترنے اور خیال، نیت، ارادے اور عمل سب پر چھا جانے کا موقع نہ دے دے۔

★— یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزے کا حکم دینے کے بعد فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یعنی "تم پر روزہ فرض کیا جاتا ہے شاید کہ تم متقی و پرہیز گار بن جاؤ" یہ نہیں فرمایا کہ اس سے ضرور متقی و پرہیز گار بن جاؤ گے۔ پس جو شخص روزے کے مقصد کو صحیح سمجھے گا اور حاصل کرنے کی کوشش کرے گا وہی اس کے ثمرات بھی باقی گیارہ مہینوں میں پائے گا۔

6 نفس کو قابو میں رکھنے کی تربیت

ہمارے 3 نفس ہیں۔ نفس لوامہ، نفس امارہ اور نفس مطمئنہ۔ قرآن مجید میں نفس امارہ کے متعلق فرمایا کہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ

ترجمہ بیشک نفس تو بدی پر ہی اکساتا ہے۔ (12۔ یوسف۔ 53)

★ ہمارے اوپر نفس حاوی ہے، روزے کی تربیت سے ہمیں نفس کو کنٹرول کرنے کی عادت ڈلوائی جاتی ہے۔ جائزہ لیجئے کہ ہمارا اللہ تعالیٰ سے کتنا تعلق ہے۔ اس بات کا اندازہ اس مثال سے لگائیں کہ اگر ہم صبح تہجد کے وقت میٹھی نیند سو رہے ہوں اور ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر یہ اعلان ہو جائے کہ بہت زبردست زلزلہ آنے والا ہے تو ہماری کیا حالت ہوگی؟ کیا ہم فوراً بستر سے اُٹھ کر بھاگ کر باہر نہیں چلے جائیں گے؟ حالانکہ یہ ہمیں معلوم بھی نہیں کہ ریڈیو، ٹیلی ویژن پر اعلان کرنے والا شخص جھوٹا ہے یا سچا۔ لیکن ہمیں اذان کی آواز پر یقین نہیں ہوتا اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کی صدائیں بلند ہو رہی ہوتی ہیں۔ ایک طرف اللہ کا نمائندہ ہمیں خیر اور فلاح کی طرف بلا رہا ہوتا ہے اور دوسری طرف ہم اپنے نفس کے تابع ہو کر سوتے رہتے ہیں یا اگر ہم نے صبح 3 بجے بیرون شہر جانا ہو یا ڈاکٹر نے ہمارے کسی عزیز کے اپریشن کا ٹائم یہی تہجد کے

وقت کا دیا ہوتو بھلا بتایئے کہ ہم کس وقت بستر سے اُٹھ جائیں گے حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا

ترجمہ ''کیا آپ نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا الٰہ بنالیا ہو؟ کیا آپ ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہیں۔'' (25۔الفرقان۔43)

حاصل اسی نفس کو مارنے اور دبانے کی اس ماہ تربیت دی جاتی ہے

7 انفرادی تربیت سے اجتماعی قوت

کسی بھی کام کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً نماز ایک انفرادی فعل ہے لیکن اس کو اجتماعیت کے تحت قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ حج کا عمل بھی ایک اجتماعیت کے حوالے سے تربیت کا ذریعہ ہے۔ روزہ بھی تربیت کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے نہ صرف انفرادی اصلاح ہوتی ہے بلکہ ایک اجتماعی قوت اور ڈسپلن بھی پیدا ہوتا ہے۔ اسلام کا اصل ہدف صالحین کی ایک ایسی جماعت بنانا ہے جو انسانی تمدن کو خیر و اصلاح کی بنیادوں پر تعمیر کرے پھر جو ہدف یا مقصد ہوگا ویسی ہی تربیت حاصل کی جائے گی۔ مثلاً مسجد کی امامت یا متولی بنانے کیلئے کسی مدرسے سے تعلیم و تربیت حاصل کرنی پڑے گی۔ ڈاکٹر یا

سائنس دان بننے کے لئے میڈیکل یا سائنس کالج میں داخلہ لینا پڑیگا یا ہم اس کو بڑے پیمانے پر سوچیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ مثلاً کمیونزم یا سوشلزم کا انقلاب لانا ہو تو حقوق اجاگر کرنے کی تربیت دی جائے گی۔ **Imperialism** (یعنی آزادی) کا نظام لانا مقصود ہو تو صرف آزادی ہی مقصد ہو گا۔ پھر ایک مادر پدر آزاد معاشرے کی تشکیل کیلئے تربیت دی جائے گی اور ذہن استوار کرنے ہونگے اور اگر **اسلامی نظام یا اسلامی انقلاب** لانا مقصود ہو گا تو عوام الناس کو ایک ایسی تربیت چاہئے کہ ایک حزب اللہ وجود میں آجائے اور ایک حزب اللہ بنانے کے لئے ایک فرد کی جیسے تیاری مقصود ہے وہ صرف اس ماہ رمضان کی تربیت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے بشرطیکہ اس روزے سے وہ تمام مقاصد حاصل کئے جائیں جو حزب اللہ بنانے کے لئے ضروری ہیں۔

★ ہر سال اس پورے مہینے صبح سے شام اور شام سے صبح مسلمان کو مسلسل فوجی سپاہیوں کی طرح پورے قاعدے اور ضابطے میں باندھ کر رکھا جاتا ہے اور پھر گیارہ مہینے کیلئے اسے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تا کہ جو تربیت اس ایک مہینے میں اس نے حاصل کی ہے اس کے اثرات ظاہر ہوں اور جو کمی پائی جائے وہ پھر دوران سال نفلی روزوں کی مدد سے پوری کی جائے۔ فوج میں بھی آپ دیکھتے ہیں کہ ایک ایک شخص کو الگ الگ پریڈ نہیں کرائی جاتی بلکہ پوری فوج

کی فوج ایک ساتھ پریڈ کرتی ہے۔ سب کو ایک وقت پر ایک آواز پر اٹھنا اور بیٹھنا پڑتا ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان میں جماعت بن کر متفقہ کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

★— یہ یاد رکھیں کہ جو جماعت فاسق اور فاجر افراد پر مشتمل ہوگی یا جس میں فاجرین کی اکثریت ہوگی اور اہل فجور کے ہاتھ میں جس کی قیادت ہوگی اس کا پورا تمدن فاجرانہ ہوگا، اس کی معاشرت میں، اس کی اخلاقیات میں، اس کی معیشت میں، اس کے نظام تعلیم اور تربیت میں، اس کی سیاست، اس کے بین الاقوامی رویے، غرض اس کی ہر چیز میں فجور کی روح کارفرما ہوگی۔ جبکہ روزے کے نتیجے میں اجتماعی تقویٰ جب پیدا ہو جاتا ہے تو متقی لوگ ہی اس جماعت کے رہنما ہوتے ہیں اور اس کے پورے اجتماعی نظام میں ہر حیثیت سے خدا ترسی کا رنگ ہوتا ہے وہ وقتی اور ہنگامی مصلحتوں کے لحاظ سے اپنا طرز عمل مقرر نہیں کرتے بلکہ ایک مستقل دستور کی پیروی کرتے ہیں اور ایک اٹل نصب العین کیلئے اپنی تمام کوششیں وقف کر دیتے ہیں۔

★— اس مناسبت سے خاص بات یہ ہے کہ جس سال روزے فرض ہوئے اس سال ماہ رمضان میں کفر و اسلام کا پہلا معرکہ بدر کے میدان میں برپا ہوا جسے قرآن نے **یوم الفرقان** کہا ہے۔

حصہ چہارم روزے کا قرآن مجید سے تعلق

★ــ روزے رمضان کے مہینے کی وجہ سے فرض نہیں کئے گئے بلکہ اس لئے فرض کئے گئے ہیں کہ اس ماہ میں قرآن مجید نازل ہوا تھا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ (2۔البقرہ۔185)

ترجمہ ''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا''

گویا یہ نزول قرآن کا سالانہ جشن ہوتا ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

ترجمہ تا کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ نے (اس ماہ قرآن مجید کی) جو ہدایت تمہیں دی ہے۔ اسکی کبریائی بیان کرو تا کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔ (2۔البقرہ۔185)

★ــ اس آیت کی مناسبت سے جونہی رمضان کا مہینہ ختم ہوتا ہے ہماری زبانوں پر **اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کا ورد جاری ہو جاتا ہے۔

★ــ روزے اور قرآن کا آپس میں اتنا گہرا تعلق ہے کہ نزول قرآن کا آغاز جب غار حراء میں ہوا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسلسل عبادت فرماتے اور روزے رکھتے تھے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ ؑ کو جب اللہ کی کتاب ''تورات'' سے نوازا گیا تو ان ایام میں آپ بھی روزے کا اہتمام فرما رہے تھے۔

اپنی روح کو طاقتور بنانے کا نسخہ

انسان دو چیزوں کا مرکب ہے۔

1 انسان کا ایک مادی وجود ہے اور دوسرا روحانی وجود۔ مادی جسم یا حیوانی جسم کے تقاضے اور ہیں اور روحانی جسم کے تقاضے اور ہیں۔ مادی جسم مٹی سے بنا ہے اس لئے اس جسم کی پرورش کیلئے تمام عوامل زمین (مٹی) سے ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً غذا، لباس، رہائش وغیرہ اور مرنے کے بعد اس کے جسد خاکی کو مٹی ہی میں دبا دیا جاتا ہے۔

2 دوسرا وجود روحانی ہے اس کے تقاضے جسمانی وجود سے مختلف ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿۷۱﴾
فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾

ترجمہ "اور (یاد کرو) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر بنانیوالا ہوں۔ تو جب میں اسے پوری طرح بنا کر درست کر دوں اور اپنی (بنائی ہوئی) روح میں سے اس میں پھونک دوں تو اُس کیلئے سجدے میں گر پڑنا۔" (38۔ص۔72-71)

(A)......اس آیت سے یہ بات واضح ہوئی کہ انسان کا جسم "مٹی" اور "روح" دونوں کا مجموعہ ہے۔

(B)...... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی وحی کو لانے والے فرشتے حضرت جبرائیلؑ کو روح الامین کہا گیا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ اسے (وحی) لئے ہوئے آپ ﷺ کے دل پر امانت دار روح اتری ہے۔ (26-الشعراء-193)

(C)......اور وحی (قرآن) کو بھی روح کہا گیا۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا "اور بے شک ہم نے وحی کی ایک روح آپ ﷺ کی طرف اپنے حکم سے" (42-شوریٰ-52)

★— اب اگر ہم ان مندرجہ بالا (A,B,C) پر غور کریں تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بنائی ہوئی روح پھونکی۔ اسکے پیغام (وحی) کو لانے والے کو روح الامین کہا گیا۔ اس قرآن (وحی) کو روح کہا گیا۔

★— نوٹ فرمایئے! اگر یہ بات ثابت ہے کہ مٹی کے جسم کو غذا اسی مٹی سے حاصل ہوئی ہے تو اس روحانی جسم کو بھی غذا اسی **روح** (یعنی قرآن مجید) سے حاصل ہوگی۔ یعنی اگر ہم اپنی **روح** کو تقویت دینا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کی گہرائی میں اترنا ہوگا اور صرف اسی کے ذریعہ ہم اپنی روح کو طاقتور بنا سکتے ہیں۔

☆......اگر کوئی روحانی ترقی کرتا ہے تو انسان فرشتوں کے برابر پہنچ جاتا ہے اور اگر حیوانی ترقی کرتا ہے تو جانوروں تک پہنچ جاتا ہے بلکہ اس سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔ کیونکہ روحانی تقاضے انسان کو اعلیٰ وارفع مقام پر بلندی کی

طرف پہنچاتے ہیں اور حیوانی تقاضے اس دنیا میں پستی کی طرف لے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾

ترجمہ ”ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں، ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں۔ (7۔الاعراف۔179)

★— کیونکہ ”ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے“ جب انسان مرتا ہے تو چونکہ اس کی روح اوپر سے آئی تھی لہٰذا وہ واپس اوپر چلی جاتی ہے اور مٹی کے جسم کو اس مٹی کے اجزا سے تقویت ملتی ہے۔ اس لئے یہ مٹی کا جسم مٹی میں دبا دیا جاتا ہے۔ انسان گیارہ ماہ اپنے جسمانی تقاضے کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے لیکن اسی ایک ماہ میں اس مٹی کے جسم کو زیادہ وقت بھوکا پیاسا رکھا جاتا ہے اور قرآن مجید کے ذریعہ روح کو تقویت دی جاتی ہے۔ یہ دن کا عمل ہے اور رات کے اوقات میں مزید اس کی روح کو تقویت دینے کیلئے تراویح کی شکل میں قرآن مجید سے جوڑ دیا جاتا ہے

حاصل لٰہذا قرآن اُن لوگوں کیلئے باعث ہدایت ہے جو متقی ہوتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے آغاز میں فرمایا

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢

یعنی یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ ہدایت بنتی ہے متقیوں کیلئے اور روزے کا حاصل بھی تقویٰ ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تا کہ قرآن سے ہدایت پانے کیلئے جو صفت نہایت ضروری اور ناگزیز ہے وہ تقویٰ ہے جو کہ روزہ رکھ کر انسان کے اندر پیدا کیا جاتا ہے تا کہ انسان قرآن سے ہدایت پاسکے پھر روزے رکھ کر جوں جوں ہمارے اندر تقویٰ پیدا ہوتا جائے گا ویسے ویسے یہ قرآن ہمارے لئے ہدایت بنتا چلا جائے گا۔اگر خدانخواستہ روزے سے اصل مقاصد حاصل نہ ہو سکے اور تقویٰ پیدا نہ ہو سکا تو پھر یہ قرآن بھی ہمارے لئے مکمل ہدایت نہیں بن سکے گا۔

حصہ پنجم آخری عشرہ

جس طرح رمضان المبارک کو دوسرے مہینوں کے مقابلے میں فضیلت حاصل ہے اسی طرح اس کا آخری عشرہ پہلے دونوں عشروں سے افضل ہے۔"جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمر کس لیتے

اور شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگا دیتے۔" (بخاری:2024 مسلم:1174)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ﴿۴﴾

ترجمہ ح۔م۔قسم ہے اس کتاب مبین کی کہ ہم نے اسے بڑی خیر و برکت والی رات میں نازل کیا ہے، کیونکہ ہم لوگوں کو متنبّہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ وہ رات ہے جس میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ ہمارے حکم سے صادر کیا جاتا ہے۔

(44۔الدخان۔1تا4)

☆......اس رات کی اہمیت کا کون اندازہ کرسکتا ہے جس میں پوری کائنات کیلئے خدائی پروگرام طے ہوتا ہے اور سارے جہاں کا فیصلہ ہوتا ہے نیز فرمایا:

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ﴿۴﴾

ترجمہ "فرشتے اور روح اُس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لیکر اترتے ہیں۔"

(97۔القدر۔4)

★— رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَيْلَةُ الْقَدْرِ کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔"

(بخاری:2017)

★— رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ مہینہ جو تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے سے) محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔'' نیز فرمایا ''لَیْلَةُ الْقَدْر کی سعادت سے صرف بے نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔''

(حضرت انس بن مالکؓ ۔ ابن ماجہ: 1644)

★— ''رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے وفات تک آپ ﷺ کا یہ معمول رہا۔ آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں۔ (بخاری: 2026۔ مسلم: 1172)

حدیث کی رو سے اپنی خواتین کو بھی اعتکاف میں بیٹھنے کی ترغیب دیجئے۔

شب قدر کی دعا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے پوچھا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں؟

★— تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم یہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

ترجمہ ''اے اللہ تو بہت معاف اور کرم کرنے والا ہے اور معاف کر دینا تجھے پسند ہے پس تو میری خطائیں معاف فرمادے۔'' (ترمذی)

★ — رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''معتکف گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کا نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے والے بندے کی طرح جاری رہتا ہے اور نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہتا ہے۔'' (ابن ماجہ:1781)

حصہ ششم عید و رمضان کے بعد کا عمل

عید کی تیاری ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبرئیلؑ ملائکہ کے ایک جھرمٹ میں اترتے ہیں اور ہر اس بندے کیلئے دعا کرتے ہیں جو اس وقت کھڑا ہوا یا بیٹھا ہوا، اللہ عزوجل کا ذکر کر رہا ہو (جاگ رہا ہو اور عبادت کر رہا ہو) پھر عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنے ملائکہ کے سامنے فخر کرتا ہے اور انہیں مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس اجیر (مزدور) کی جزا کیا ہے جس نے اپنے ذمے کا کام پورا کر دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ''اے ہمارے پروردگار اس کی جزا یہ ہے کہ اس کی مزدوری اسے پوری پوری دے دی جائے۔'' اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ اے میرے ملائکہ! میرے ان بندوں نے اپنا وہ فرض ادا کر دیا جو میں نے ان پر عائد کیا تھا۔ پھر اب یہ گھروں سے (عید کی نماز ادا کرنے اور مجھ سے گڑگڑا کر مانگنے کیلئے نکلے ہیں اور قسم ہے میری عزت اور میرے جلال کی، اور میرے کرم اور میری علوشان کی، اور میری بلند مقامی کی کہ میں ان کی

دعائیں ضرور قبول کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے "جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا اور تمہاری برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیا" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ اس حالت میں پلٹتے ہیں کہ انہیں معاف کر دیا جاتا ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی: 3421)

نوٹ امام غزالیؒ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ کسی شخص نے اُن سے پوچھا کہ ہمیں یہ کیسے معلوم ہو کہ ہماری نیکی قبول ہو گئی ہے آپ نے جواب دیا "کہ اگر ایک نیکی کرنے کے بعد دوسری نیکی کرنے کی توفیق مل گئی تو سمجھ لو کہ پہلی نیکی قبول ہو گئی" اس لحاظ سے ہم اپنے رمضان کی قبولیت کا جائزہ اس طرح لیں گے کہ رمضان کے بعد ہمارے اندر کیا کیا تبدیلی آئی ہے۔ جو اس ماہ رمضان سے پہلے نہیں تھی۔

صدقہ فطر

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ فطر روزے دار کو بیہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کیلئے، نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کیلئے فرض کیا گیا ہے۔ جس نے نمازِ عید سے پہلے ادا کر دیا اُس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نمازِ عید کے بعد ادا کیا اُس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہوگا۔ (ابن ماجہ: 1827)

صدقہ فطر کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض اصحاب کا یہ خیال ہے کہ شاید صدقہ فطر صرف ان لوگوں پر واجب ہے جو صاحب نصاب ہوں لیکن حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا ہے۔

(بخاری: 1503
مسلم: 984)

رمضان کے بعد

مومن کے دو روزے ہیں ایک فرضی اور ایک دائمی۔ فرضی روزہ رمضان میں اور دائمی روزہ شعور کی عمر سے موت تک کا ہے یعنی پوری زندگی ہم نے ہر برے، ناجائز، نافرمانی اور حرام کام سے پرہیز کرنا ہے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ "اور اُس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے۔" (15۔ الحجر۔ 99)

شوال کے 6 روزے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر (ہر سال) شوال میں بھی چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

(مسلم: 1164، ابوداؤد: 2433، ترمذی: 759، ابن ماجہ: 1716)

نفلی روزے

ہر ماہ چند نفلی روزے ضرور رکھئے تا کہ نفس پر قابو پانے کی جو تربیت آپ نے رمضان کا پورا مہینہ لی اس کی مشق اور یاددہانی بقیہ گیارہ ماہ میں بھی ہوتی رہے۔

✵ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ایک نفلی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم کے آگ سے دور کردیں گے۔ (بخاری: 2840، مسلم: 1153)

نوٹ ہر ہفتہ پیر اور جمعرات کا روزہ، ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھنا، 9 ذوالحجہ کا روزہ رکھنا اور 10 محرم کا روزہ رکھنا بھی احادیث سے ثابت ہے

✵ رسول اللہ ﷺ ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی: 745)

جب رسول اللہ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر پیر اور جمعرات کو اعمال اُوپر پیش کئے جاتے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اُوپر جائیں تو میں روزے سے ہوں۔ (ترمذی: 747)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیر کے دن کا روزہ اس وجہ سے بھی میں رکھتا ہوں کہ یہ دن میری پیدائش کا دن ہے۔'' (مسلم: 1162)

عزیز بہنو اور بھائیو!

کبھی سوچئے کہ ہمارے کتنے پیارے تھے جو پچھلے رمضان المبارک میں تھے آج ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں اور ہوسکتا ہے کہ یہ ماہ رمضان ہمارا بھی آخری رمضان ہو۔معلوم نہیں اگلا رمضان ہماری زندگی میں آتا بھی ہے کہ نہیں، اگر آیا بھی تو نا معلوم ہماری صحت کیسی ہو کہ ہم روزے بھی رکھ سکیں گے یا نہیں۔اس گھڑی ہم جی رہے ہیں مگر اگلی کسی گھڑی ہمیں مر جانا ہے۔ جس طرح یہ جینا سدا کا جینا نہیں ہے، اسی طرح وہ مرنا بھی سدا کا مرنا نہیں ہو گا۔ایک دن ہم اسی روح و بدن کے ساتھ ایک دوسری دنیا میں کھڑے ہوں گے۔اس روز آخری عدالت لگے گی۔ہم سب کے اعمالنامے کھولے جائیں گے اور ہمارے اعمال کے حساب سے ہمارے جنتی یا خدانخواستہ جہنمی ہونے کا فیصلہ سنایا جائے گا۔ہم میں سے ہر شخص اُس دن جہنم کے دردناک عذاب سے بچنا چاہتا ہے اور آخرت میں کامیابی کا طلبگار ہے مگر ہمیں یہ بات جان لینی چاہئے کہ وہاں کامیابی کا صرف ایک راستہ ہے اور وہ تقویٰ کا راستہ ہے۔ جو روزے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ (7۔الاعراف۔169)

ترجمہ "آخرت کا گھر بہتر ہے ان لوگوں کیلئے جو تقویٰ اختیار کریں۔"

چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ

یا اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے برکت وایمان کا ذریعہ بنا دے اور سلامتی واسلام کا سبب بنا دے، اے چاند سن! تیرا میرا دونوں کا رب اللہ ہے۔ (ترمذی:3451)

روزے کی نیت

★ تمام اعمال کے اجر وثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔ اگر نیت درست ہوگی تو اس عمل کا اجر وثواب بھی ملے گا۔ نیت کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں۔

رمضان المبارک کے روزے کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اسکا کوئی روزہ نہیں'' (ابوداؤد:2454، ترمذی:730، سنن نسائی:2332)

نوٹ مذکورہ حدیث سے واضح ہوا کہ دل میں فرض روزے کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ **نیز روزہ رکھنے کی نیت کے کوئی الفاظ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔**

روزہ کھولنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

پیاس ختم ہوئی، رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا ثواب ان شاء اللہ پکا ہوگیا۔

(ابوداؤد: 2357)

کسی کے ہاں افطاری کے وقت کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے ہاں روزہ افطار کرتے تو یہ دعا دیتے:

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ

ترجمہ ''روزے دار تمہارے ہاں افطار کرتے رہیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے لئے دعائیں کرتے رہیں۔''

(سنن ابی داؤد: 3854)

ملاقات کے وقت کی دعا

عید کے روز مسلمانوں میں باہم ملاقات آپس کی محبت بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔ صحابہ کرامؓ اس ملاقات میں ایک دوسرے کیلئے مندرجہ ذیل دعا کے الفاظ ادا کیا کرتے تھے تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ ''اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے (یہ عبادت) قبول فرمائے''۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی: 6390)

تکبیرات

عیدالفطر کی نماز کی طرف جاتے ہوئے مندرجہ ذیل تکبیرات پڑھنا ثابت ہیں۔

❋ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ (مصنف ابن ابی شیبہ: 5650)

❋ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (صحیح مسلم: 1358)

مغفرت، رحمت، عافیت، عذاب قبر اور فتنہ دجال سے حفاظت کی دعائیں

1. ہمیں دن میں کثرت سے استغفار اور مغفرت کی دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی دن میں 100 بار استغفار کرتا ہوں۔ (مسلم 2702)

2. نماز میں ثناء کے بعد پڑھنے والی دعا۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ

ترجمہ اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب کی دوری فرمادے۔ یا اللہ! مجھے میرے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح

پاک وصاف کردے یا اللہ! میرے گناہ، پانی اور اولوں سے دھودے۔"
(بخاری :744، مسلم: 598، مسند احمد:7164، ابوداؤد :781، نسائی :60، ابن ماجہ :805)

3 نماز میں سلام پھرنے سے پہلے والی دعائیں بھی یاد کرلیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہ معاف کرنیوالا کوئی نہیں، اپنی رحمت سے میرے سارے گناہ معاف فرمادے، مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (بخاری :834، مسلم:2705)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَآءِ وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ یا اللہ میں تجھ سے عذاب قبر، مسیح دجال کے فتنے، موت وحیات کی آزمائش گناہوں اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔" (بخاری :832،مسلم:589)

4 سیدالاستغفار پڑھنے سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْٓءُ لَكَ

بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ فَاِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ

ترجمہ یا اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا ہے، لہٰذا میں تیرا ہی غلام ہوں، تجھ سے میں نے جو عہد و پیماں کیئے ہیں میں اپنی استطاعت کے مطابق انہیں پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس کے باوجود مجھ سے غلطیاں سرزد ہوں گی تو اے میرے مولا! مجھے میرے کرتوتوں کے انجام سے بچا لینا۔ یا اللہ! مجھے تیری تمام تر نعمتوں کا پورا پورا اعتراف ہے اور اسی طرح اپنی غلطیوں، لغزشوں اور گناہوں کا بھی معترف ہوں اور تیری مغفرت کے علاوہ میرے لیے اور کوئی راستہ نہیں، تو اے اللہ! مجھے معاف فرما دے، یا اللہ! میں اپنا یہ سوال کسی اور دروازے پر نہیں لے جا سکتا کہ تیرے سوا میرے قصور اور کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ (بخاری: 6306)

5 حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص "استغفار" کو اپنا دائمی وظیفہ بنا لے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات اور ہر تنگی سے رہائی بخشے گا اور ایسے طریقہ سے روزی پہنچائے گا جو اسکے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔

(ابوداؤد: 1518)

★— رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مندرجہ ذیل استغفار پڑھتا ہے، اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

ترجمہ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (ابوداؤد: 1517)

6 اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ فجر اور مغرب کی فرض نمازوں کے بعد پڑھنا معمول بنالیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے پڑھنے کے بعد اگر تم فوت ہو گئے تو تمہارے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دیا جائیگا۔ (مسند احمد: 18054)

7 سورۃ حشر کی مندرجہ ذیل آخری 3 آیات پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ جو شخص صبح کو پڑھے گا۔ شام تک 70 ہزار فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اسی طرح جو شخص شام کو پڑھے گا اُس کیلئے بھی 70 ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرینگے۔ (ترمذی: 2922، مسند احمد: 20306)

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ۚ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ﴿۲۳﴾ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۭ یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۲۴﴾

ترجمہ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود

نہیں۔ وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا۔ پاک ہے اللہ اُس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے۔ اس کیلئے بہترین نام ہیں۔ ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور زبردست اور حکیم ہے۔ (59۔ الحشر۔ 22-23-24)

مزید دعائوں کیلئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں

عمل قلیل اجر کثیر | توبہ اور مغفرت | تہجد کی فضیلت

صبح وشام کی، حفاظت کی، پریشانی کی دعائیں | سونے سے قبل وبعد کے آداب واذکار

8 اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ (رواہ الحاکم: 1925)

ترجمہ "اے اللہ! ہم آپ سے آپکی رحمت کو واجب کرنیوالی چیزیں اور آپکی مغفرت کو ضروری بنانے والے اسباب اور ہر گناہ سے حفاظت اور بھلائی میں حصہ اور حصول جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔"

9 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

ترجمہ "یا اللہ! مغفرت بھی فرما، رحم بھی فرما، ہدایت بھی عنایت کر، عافیت بھی بخش اور رزق بھی عطا کر۔" (مسلم: 2697)

10 اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَآءِ وَالْمَمَاتِ

ترجمہ "یا اللہ! عذاب جہنم سے، عذاب قبر سے محفوظ فرما، مسیح دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھ اور زندگی اور موت کے ہر فتنہ سے محفوظ رکھ۔"

(مسلم: 590، ابوداؤد: 1542، ترمذی: 3494)

11 اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ اے اللہ! میں آپ ہی کی رحمت کا امیدوار ہوں پس آپ مجھے پلک جھپکنے کی مقدار بھی میرے نفس کے حوالے نہ کیجئے اور میرے تمام معاملات درست کر دیجئے، معبود صرف آپ ہی ہیں۔ (ابوداؤد: 5090، مسند احمد: 20430)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو، کیونکہ یہ لوگ بہت نرم دل ہوتے ہیں۔ (الزھد والرقاق لابن المبارک: 132)

کسی بھی حال میں ہونیوالے گناہوں کی مَغْفِرَت کی دعائیں

1 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُّ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُّ

ترجمہ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما جو میں نے غلطی سے کئے اور جو میں نے جان بوجھ کر کئے، جو میں نے چھپ کر کئے اور جو میں نے اعلانیہ طور پر کئے، جو میں نے نادانی میں کئے اور جو میں نے جانتے بوجھتے کئے۔ (مسند احمد:19925)

2 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَا شَیْطَانِیْ وَفُكَّ رِهَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی

ترجمہ اے اللہ! میرے لئے میرا گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو ذلیل کر دے اور میری قید کو کھول دے اور مجھے اعلیٰ وارفع مجلس کا ہم نشین کر۔ (سنن ابی داود:5054، مستدرک حاکم:2012)

3 سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ

ترجمہ پاک ہے تو اور تیری ہی تعریف ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم:484)

اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ مغفرت کی دعا مانگنا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا اور وہ کہہ رہا تھا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّہٗ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، یا اللہ! اس لئے کہ تو ہی اللہ ہے، یکتا ہے، ایسا بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○
وَتُبْ عَلَیْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

پوری کتاب میں حوالہ جات **المکتبۃ الشاملۃ** سے لئے گئے ہیں

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ